بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْنَ، أَمَّا بَعْدُ:

21: چھٹکارے اور نجات کا راستہ اتباع اور بدعت سے دوری ہی ہے۔ حصہ سوم

کن سلفیاً علی الجادۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور پچھلے دو دروس میں ہم بات کر رہے تھے شیخ صاحب کے اس موضوع کے تعلق سے "طريق الخلاص والنجاة هو بالاتباع وترك الإبتداع"۔

اور ہم پہنچے تھے شیخ صاحب کے اس قول پر شیخ صاحب فرماتے ہیں "وقد أمرنا الله عند التنازع بالرد إلى كتابه و إلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔

یہ تو ہم جان لیا پچھلے درس میں کہ اجتماع، اعتصام، اتفاق لازمی ہے اور وہ کس طریقے سے کرنا ہے کس طریقے سے ممکن ہے اس کی کیا بنیاد ہے اور یہ بھی ہم لوگوں نے جان لیا کہ تفرقے سے منع کیا ہے اور تفرقے کے ہر راستے سے منع کیا ہے اور اس کے تعلق سے چند اہم باتیں ہم سب نے مل کر سنی ہیں۔ آج کی نشست میں اگر تنازع ہو جاتا ہے اختلاف شدت پکڑ لیتا ہے تب ہم کیا کریں کیا اس کا بھی کوئی حل ہے ہمارے پاس یا نہیں ہے، شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں:

"وقد أمرنا الله" (یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا) "عند التنازع" (تنازع کے وقت جب تنازع ہو جائے (اختلاف شدت پکڑ لے جھگڑا ہو جائے)) "بالرد إلى كتابه" (کہ ہم واپس لوٹائیں اس تنازع کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف) "و إلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم" (اور اس تنازع کو ہم واپس کریں اللہ تعالیٰ

کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی طرف)۔اس کی دلیل میں " قال الله تعالىٰ "(ارشاد باری تعالیٰ ہے)﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا﴾ (النساء:59)(اے ایمان والو!)﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ﴾ (اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو)﴿وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کرو)﴿وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ (اور تم میں سے جو اولی الأمر ہیں ان کی فرمانبرداری بھی کرو)

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ ،یہ شاہد ہے، جب تنازع ہو تو ہم کیا کریں یہ اس کا جواب ہے۔﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ﴾ (پس اگر تم لوگوں کا کسی چیز میں تنازع ہو جائے جھگڑا ہو جائے)﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ (پس اسے واپس کرو اللہ تعالیٰ کی طرف اور پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف)﴿اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر)﴿ذٰلِكَ خَيْرٌ﴾ (اسی میں ہی خیر ہے)﴿وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾ (اور بہترین تاویل ہے(سب سے اچھی تاویل سب سے اچھا طریقہ اس مسئلے کے حل کا اس مسئلے کو صحیح سمجھنے کا یہی ایک ہی طریقہ ہے کہ اسے واپس کریں اللہ تعالیٰ کی طرف اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف))۔

اس آیت کریمہ کی تفسیر کے تعلق سے شیخ عبد السلام حفظہ اللہ فرماتے ہیں" قال ابن كثير "(امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر میں سے چند اہم باتیں کوٹ(quote)کرتے ہوئے فرماتے ہیں)" قال ابن كثير﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ﴾ فاتبعوا كتابه "(أطيعوا الله سے مراد اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی کتاب کی اتباع کرو)۔

﴿اَطِيْعُوا﴾ فعل أمر ہے"اتبعوا"فعل أمر ہے اور اطاعت اور فرمانبرداری بغیر اتباع کے ناممکن ہے،اطاعت کی بنیاد ہی اتباع ہے اگر اتباع نہیں تو پھر اطاعت بھی نہیں ہے اور جو صرف اطاعت کی بات

کرتے ہیں اور اتباع سے منہ موڑتے ہیں تو وہ عملاًاطاعت نہیں کرنے والے ہوتے بلکہ صرف اطاعت کا فرمانبرداری کادعویٰ کرنے والے ہوتے ہیں۔

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ﴾سے کیامراد ہے؟ ''فاتبعوا كتابه ''۔﴿وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ سے کیامراد ہے؟﴿وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ ''أي، خذوا سنته''(اس کی سنت کولے لو)(''خذوا'' لےلو''سنته''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت))'' أي ''(یعنی)''اتبعوا سنته''۔سنت کو لینے سے کیامراد ہےیعنی کتاب کو حدیث کو ہاتھ میں لے کر پکڑ لینا ہے بس اسے کہتے ہیں سنت کو لینا؟اتباع کرنااس کی پیروی کرنا۔کیسے '' اتبعوا سنته'' سے کیامراد ہے(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)؟یعنی آپ جب تک حدیث نہیں پڑھیں گے نہیں سمجھیں گے نہیں سنیں گے اس وقت تک اتباع کیسے کریں گے،ناممکن ہے نا۔

﴿وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾ ''أي،فيما أمروكم به من طاعة الله لا في معصية الله''(اوراولی الأمر جوہیں ان کی اطاعت بھی)''فيما أمروكم به من طاعة الله''(جوکچھ تمہیں انہوں نے حکم دیااللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سے فرمانبرداری میں سے)''لا في معصية الله''(اللہ تعالیٰ کی معصیت،نافرمانی میں نہیں(اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہوتی نہ کسی امام کی نہ کسی عالم کی،نہ کسی حکمران کی،کسی کی اطاعت نہیں ہوتی))''فإنه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق''(کیونکہ کوئی بھی اطاعت نہیں ہوتی کسی بھی مخلوق کی خالق جل شانہ کی معصیت میں)۔

اوراس میں یادرکھیں جب ہم اطاعت اور معصیت کی بات کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کا حق ہے،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہےاور جو اولی الأمر ہیں علماءفرماتے ہیں کہ اولی الأمر سے مراد علماء ہیں اور حکمران وقت ہے یہ اولی الأمر ہےان کی بھی فرمانبرداری اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

فرمانبرداری سے جڑی ہوئی ہے، یعنی جب تک اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہوتی رہے گی تو اُن کی بھی ہے اگر یہ نافرمانی کا حکم دیں تو پھر اِن کی فرمانبرداری نہیں کی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی جائے گی اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری کی جائے گی، لیکن یاد رکھیں ایک اہم بات کہ حکمران وقت اگر کسی معصیت کا حکم دیتا ہے تو ہم اس معصیت کے تعلق سے اس کی بات کو نہیں مانیں گے اس کا جو حق ہے ہمارے اوپر اس کی مکمل فرمانبرداری کا اس معصیت کے علاوہ وہ باقی رہتا ہے۔

بعض لوگ غلط فہمی کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کیونکہ حکمران وقت ہمیں حکم دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی معصیت کا تو پھر اس کی فرمانبرداری باقی رہی نہیں ہے ہمارے سروں پر اس کی بیعت ہی ختم ہو گئی ہے!

یہ خوارج کا منہج ہے اہل سنت والجماعت کا منہج یہ نہیں ہے یاد رکھیں، اہل سنت والجماعت کا منہج یہ ہے کہ حکمران وقت اگر خیر کا حکم دیتا ہے تو اس کی پیروی کی جائے گی اطاعت کی جائے گی کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کے مطابق ہے اور اگر وہ حکم دیتا ہے معصیت کا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کا تب اس کی فرمانبرداری اس جزیئے میں اس حصے میں نہیں کی جائے گی اُس کی جو باقی فرمانبرداری ہے وہ باقی رہے گی اپنی جگہ پر۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں جس نے بھی اپنی گردن سے امام کی بیعت کو نکال دیا اور اس کی وفات ہو گئی اس حالت میں تو اس کی موت کون سی ہو گی؟ جاہلیت کی موت ہو گی۔

تو اس سے کیا مراد ہے کہ حکمران معصوم ہوں گے کوئی غلطی نہیں کریں گے کسی برائی کا حکم نہیں دیں گے؟ نہیں! بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں پر وہ غلطی کریں اس غلطی کے سامنے تم غلطی مت کرو ان کے لیے دعا کرو ہدایت کی، یہاں تک کہ امام البربھاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (ترازو دیکھیں اہل سنت اور اہل

بدعت کا ترازو دیکھیں اس عظیم امام کا) اگر کوئی کسی حکمران کو بد دعا کرتا ہے تو اہل بدعت میں سے ہے اگر کوئی دعا کرتا ہے ان کے لیے تو پھر اہل سنت میں سے ہے۔

دعا اور بد دعا کا ترازو دیکھیں آپ یہ آئمہ سلف ہیں الراسخون فی العلم جن علماء کو کہا جاتا ہے یہ اُن میں سے ہے (سبحان اللہ) اور واللہ عین انصاف ہے اور دلائل کی روشنی میں یہی حق ہے۔ اور آج جو آپ دیکھ رہے ہیں امت میں جو ایک افرا تفری کا عالم ہے کہ حکمران اگر نافرمانی کرتا ہے اس نے نافرمانی کس کے حق میں کی ہے؟ اللہ تعالیٰ کے حق میں۔ محکوم کیا کرتے ہیں؟ وہ اس سے بڑھ کر نافرمانی کر بیٹھتے ہیں اور وہ بھی نافرمانی اللہ تعالیٰ کے حق میں ہی ہوتی ہے۔

بعض صحابہ آئے اور انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ایک ایسا زمانہ آئے گا ایسے حکمران آئیں گے جو اپنا حق تو لے لیں گے تمہیں تمہارے حق سے محروم کر دیں گے اور جو تمہارا حق ہے وہ کسی اور دے دیں گے (حق تمہارا ہے واضح حق ہے تم سے چھین کر کسی اور کو تمہارا حق دے دیں گے "وأثرة عليكم")۔ تو صحابہ کرام نے عرض کی اس کے بعد ہم کیا کریں؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "تم اپنا حق اللہ تعالیٰ سے مانگو اور ان کا حق ان کو واپس دو"۔

تمہارا حق چھین رہا ہے تمہارا حق ہے تمہیں پتہ ہے تم پر ظلم کیا جا رہا ہے تو حل کیا ہے یہ ظالم حکمران ہے یا فاسق حکمران ہے اب اس کے خلاف ہم کاروائی کرتے ہیں اس کے خلاف ہم ڈیمونسٹریشنز (demonstrations) کرتے ہیں خروج کرتے ہیں؟! یہ خوارج کا منہج ہے اور اہل سنت والجماعت کا منہج ہے صبر کا۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "اصْبِرُوا" (صبر کرو)۔ کب تک صبر کریں؟ "حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ" (جب تک کہ مجھ سے ملاقات حوض کوثر پر نہیں ہوتی (یعنی مرتے دم تک تم لوگوں نے صبر کرنا ہے))۔

راستے دو ہیں ایک ہے اہل سنت والجماعت کا راستہ اور ایک ہے خوارج اور اہل بدعت کا راستہ، اہل سنت والجماعت کا راستہ ہے صبر کا اور دوسرا راستہ ہے بدعت کا۔ بے صبری کا راستہ خروج کا راستہ کس کا ہے؟ خوارج کا راستہ ہے بدعتیوں کا راستہ ہے اور یہ بدعت ہے۔

مسئلہ یہ نہیں ہے کہ کون کہاں پر جارہا ہے سوال یہ ہے کہ ہم لوگ کہاں پر ہیں؟ میں نے اپنا جواب دینا ہے آپ نے اپنا جواب دینا ہے یہ مجھے نہ کہیں کہ فلاں بھی تو عالم ہے فلاں بھی تو کیا ہے۔ مجھے ایک عالم کا نام بتائیں جو اہل سنت والجماعت کے پائے کا عالم ہو اور اس نے خروج کیا ہو حکمران کے خلاف؟ سلف سے لے کر ان کی اتباع کرنے والے خلف تک واللہ نہیں ملے گا آپ کو۔

امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یہ مذہب قدیم تھا سلف کا"۔ یہاں پر بھی اُن سے غلطی ہوئی ہے سلف کا مذہب نہیں تھا یہ بعض کا طریقہ تھا بعض نے ایسا قدم اٹھایا اور خروج ان سے ہوا انجانے میں ہوا۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ اور خود ابن حجر فرماتے ہیں، امام نووی (رحمہما اللہ) بھی فرماتے ہیں "اب اجماع منعقد ہو گیا ہے کہ فاسد حکمران کے خلاف خروج نہیں کیا جاتا (اجماع منعقد ہو گیا ہے)"۔ جو پہلے جنہوں نے کہا ان کی اجتہادی غلطی تھی۔

اُس کے بعد کیا نکلا؟ دیکھ لیں فتنۃ ابن الأشعث کو دیکھ لیں آپ، فتنۃ ابن الأشعث میں سن 83 ہجری میں کتنے فسادات ہوئے ہیں کتنی قتل و غارت ہوئی مسلمانوں کی کتنا قتل عام ہوا! تو اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ ظالم حکمران تھا حجاج بن ثقفی اس کے خلاف لوگ نکلے قتل و غارت ہوئی مسلمان مسلمان کا قاتل نکلا۔

تو اس راستے میں کبھی خیر کبھی ہوئی ہی نہیں اور نہ کبھی ہے واللہ اگر خیر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے ہمیں حکم دیتے صحابہ کرام بھی عمل کرتے۔ خوارج کے ساتھ ایک بھی صحابی نہیں تھا عجب بات دیکھیں آپ کیا صحابہ زندہ نہیں تھے؟! حجاج کے زمانے میں صحابہ زندہ تھے کہ نہیں؟ تھے۔ ایک صحابی نے بھی خروج کیوں نہیں کیا؟ بلکہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری کی روایت ہے) وہ

اپنے گھر میں اعلان کرتے ہیں کہ اگر کسی نے بھی اس کے خلاف کوئی کاروائی کی تو میں اس سے بَری ہوں (سبحان اللہ)۔

حجاج بن ثقفی مسلمانوں کا یعنی بعض آئمہ کا قاتل ہے سعید بن جبیر کا قاتل ہے(رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ)۔ سعید بن جبیر معروف تابعی ہیں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگرد ہیں قتل کر دیتے ہیں اور کئی آئمہ کو قتل کیا۔ قاتل ہیں، فاسق ہیں فاجر ہیں، ظالم ہیں لیکن کافر نہیں ہیں (سبحان اللہ)، تو صحابہ کرام کا یہ طریقہ رہا ہے۔

آج آپ دیکھیں آپ کس کے راستے پر چل رہے ہیں، صحابہ کرام کا راستہ ہے سلف صالحین کا راستہ ہے یا خوارج کا راستہ ہے ان کے مخالفین کا راستہ ہے۔ صحابہ کرام نے خوارج کے خلاف جنگ کی یا ان کا ساتھ دیا؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کیا کیا ان کا ساتھ دیا یا ان کے خلاف جنگ کی؟ تو کیسے ممکن ہے صحابہ جس گروہ کے خلاف جب جنگ کرتے ہیں وہ کبھی حق پر ہو سکتا ہے؟ عجب بات ہے کہ آج کے زمانے میں حق کہاں سے آگیا؟! کہتے ہیں نہیں وہ حجاج تھا آج فلان فلان حکمران ہے۔

کیوں حجاج ظالم نہیں تھا؟! کیا فرق ہے یہ بھی ظالم وہ بھی ظالم بلکہ صحیح مسلم کی معروف روایت میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ آئیں گے جن کا رنگ ہمارے رنگ جیسا جن کی زبان ہماری زبان جیسی ہو گی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کے خلاف عمل کریں گے "يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي"۔ لوگ کہتے ہیں نا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ فیصلے کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں کافر ہیں یہی کہتے ہیں نا! سن لیں یہ حدیث بھی سن لیں۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں ہم کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں دوسری روایت میں کہ صبر کرو اگر تمہیں کوڑے بھی مارے جائیں اگر تمہارا مال بھی چھینا جائے صبر کرو۔

صحیح مسلم کی روایت میں آیا ہے کہ ایسے لوگ آئیں گے جن کے جسم تو انسان کے ہوں گے لیکن دل شیاطین کے ہوں گے (سبحان اللہ)۔اب اس سے بد تر انسان کوئی تصور کر سکتے ہیں آپ! کون ہو گا؟ حکمران ہو گا۔ کیا کریں؟"اصْبِرُوا"۔ صبر کون کرے گا؟ صحابی رسول سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کاتم سر النبی صلی اللہ علیہ وسلم (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رزادار صحابی) اِس ظالم کے سامنے صحابی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا کرے؟ کیا حکم دیا جارہا ہے صحابی تو صبر کرے اور بعد میں آنے والے خروج کریں؟! (سبحان اللہ)۔

اگر خروج کرنے کا حق ہوتا تو کس کو تھا؟ صحابہ کو۔ کیوں ہم ان سے زیادہ کوئی غیرت مند ہیں، ان سے زیادہ علم والے ان سے زیادہ تقویٰ والے ہیں کس چیز میں ہم ان سے زیادہ ہیں ہم نے آج تک دین کے لیے کیا کیا ہے ہم اپنا سر اٹھا سکتے ہیں ان کے سامنے؟! واللہ شرم کے مارے سر جھک جاتے ہیں ہمارے! اُن کے لیے تو یہ حکم ہے اگر شیطان کا دل ہے اور جسم جو ہے وہ انسان کا ہے ایسا حکمران ہو تب بھی تم صبر کرنا۔ کوڑے بھی مارے جارہے ہیں مال بھی چھینا جارہا ہے کس کا؟ صحابی کا۔ اُس نے بھی صبر کرنا ہے اور دوسروں نے کیا کرنا ہے خروج کرنا ہے؟!

ایک جاہل انسان کہتا ہے اللہ اسے ہدایت دے (آمین) کہتا ہے کہ یہ جو احادیث ہیں جن میں کوڑے مارنے کا ذکر ہے اور مال چھیننے کا ذکر ہے یہ individual level پر ہے یہ خاص اس کے لیے ہے سب کے لیے نہیں ہے۔

وہ تو صبر کرے باقی بے صبرے ہو جائیں! (سبحان اللہ)۔ واللہ پتہ نہیں یہ علم کہاں سے لوگوں نے حاصل کیا ہے اور کس طریقے سے پی ایچ ڈی ڈگری لے کر بھی اتنا بڑا بلنڈر (blunder) بعض لوگ مارتے ہیں کیوں؟! کیونکہ اندر سے خرابی ہے اخوان المسلمین کے منہج کی اتباع کی ہے اگر سلف کے منہج کی اتباع کرتے واللہ ایسی غلطی نہ ہوتی۔ یہ منہج ہے اخوانیوں کا جو سلف کے منہج کے بالکل متصادم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کا فرمان ہے ''اصْبِرُوا''اور اس منہج کا کیا فرمان ہے؟''اخرجوا'' دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں ذرا مجھے سمجھائیں کسی زبان میں بھی؟!(إنا اللہ وإنا إلیہ راجعون)۔

الغرض،واپس آتے ہیں﴿وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ ''أي،فيما أمروكم به من طاعة الله لا في معصية الله فإنه لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق''،پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اسی آیت میں﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ ''أي إلى كتاب الله وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم''((واپس کرو تنازع کی حالت میں کس کی طرف؟﴿إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾)''أي إلى كتاب الله''(یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کی طرف(قرآن مجید))''وسنة رسوله صلى الله عليه وسلم''(یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی طرف حدیث کی طرف)''وهذا أمر من الله عزوجل بأن كل شيء تنازع الناس فيه من أصول الدين وفروعه أنه يرد المتنازع فيه إلى الكتاب والسنة'' یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔یہ حکم کس کی طرف سے ہے؟''وهذا أمر من الله عزوجل''(اللہ عزّوجل کی طرف سے ہے)''بأن كل شيء''(ہر چیز،کوئی بھی چیز ہو)''تنازع الناس فيه''(جس میں لوگوں کا تنازع،اختلاف،جھگڑا ہو جائے)''من أصول الدين وفروعه''(چاہے دین کے اصول میں سے ہو یا فروع میں سے ہو(اصولی مسائل یا فروعی مسائل دین کا کوئی مسئلہ بھی ہو))''أنه يرد المتنازع فيه إلى الكتاب والسنة''(جو جھگڑا ہے جو خصومہ ہے جو تنازع ہو جس مسئلے میں ہے اسے واپس لوٹانا ہے(کس چیز کی طرف؟))''إلى الكتاب والسنة''۔

قرآن مجید میں تو نہیں ہے إلى الكتاب والسنة،قرآن مجید میں تو ہے﴿إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ اور آپ لوگ کہتے ہیں إلى الكتاب الله وإلى السنة رسول الله صلى الله عليه وسلم تو ہم کس کی مانیں؟اسے کہتے ہیں تفسیر،یہ تفسیر ہے اور یہ علم کا نور ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹایا ہے کس چیز کی طرف لوٹائیں گے آپ اللہ

تعالیٰ کا کلام ہے نا یا صرف اللہ تعالیٰ کا نام ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ کا نام مراد ہے تو جو بھی اللہ تعالیٰ نام لے اور مسئلے کا حل کرے بسم اللہ پڑھ کر مسئلے کا حل بتادے مسئلہ حل ہو گیا یا ﴿فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ﴾ سے مراد اللہ تعالیٰ کا کلام قرآن مجید ہے؟ دونوں میں فرق ہے کہ نہیں؟

اہل بدعت اور جو تصوف میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ کیا کرتے ہیں؟ کوئی بھی داڑھی والا عالم آکر کوئی بات کر دے دین کی وہ دین بن جاتا ہے ان کے نزدیک۔ کیوں؟ کیونکہ اللہ کا ولی ہے۔ اللہ کا ولی اُن کے نزدیک کون ہے؟ مادر زاد ولی ہوتا ہے نا اللہ تعالیٰ کا چناؤ ہے! یعنی اللہ نے اسے چنا ہے وہ پیدائشی ولی ہے اب جو کچھ وہ کہتا ہے وہ دین ہے جو کچھ وہ کرتا ہے وہ دین ہے اسے کوئی چیلنج بھی نہیں کر سکتا۔ جیسے کہ روافض کے آئمہ ہیں اُن کا کیا ہے وہ بھی تو چنے ہوئے ہیں لوگ ہیں نا ان کے نزدیک! (نعوذ باللہ) جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ﴾ (ص:47) انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے تعلق سے روافض نے اپنے اماموں کو ایسا بنادیا ہے معصوم ہیں، کہتے ہیں المعصوم۔ سنا ہے آپ نے روافض معصوم کہتے ہیں امام کا نام بعد میں لیتے ہیں "المعصوم فلاں"۔ جو کسی امام کو نبی کا درجہ دے دے وہ کیسا مسلمان ہے؟! (سبحان اللہ)۔

تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں "إلى الكتاب الله وإلى السنة رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔ اگر کوئی شخص درود پڑھ کر کسی مسئلے کا حل کرنا چاہے کیا درود پڑھ کر کسی مسئلے کا حل کرنے سے (شرعی مسئلے میں) فتویٰ دے کر حل کرے وہ فتویٰ ٹھیک ہوتا ہے؟ ایک شخص آتا ہے درود پڑھتا ہے اور فتویٰ دے دیتا ہے آپ کو آپ فتوے کو درود پر تولیں گے یا کسی اور چیز پر تولیں گے کس چیز پر تولیں گے؟ قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، یہ دین ہے ہمارا۔ درود تو بے چارے نے پڑھا ہے؟ تو ہم نے کب کہا کہ درود پڑھنا غلط ہے درود پڑھے لیکن ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ جو مسئلے کا حل اس نے بتایا ہے وہ ٹکرا رہا ہے قرآن اور حدیث سے تو یہ مطلب ہے ﴿فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ﴾ کہ قرآن مجید کی طرف اور اللہ تعالیٰ

کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سنت کی طرف اور اسے کہتے ہیں فہم السلف۔﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾یعنی"إلى كتاب الله وإلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔

اور یہ قول مجاہد بن جبر کا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے بیان نہیں کیا ہے یہاں پر لیکن یہ قول ہے امام مجاہد بن جبر رحمۃ اللہ علیہ کا اس آیت کی تفسیر میں ﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾سے مراد یہی فرماتے ہیں﴿اِلَى اللّٰهِ﴾یعنی"إلى كتاب الله"﴿وَالرَّسُوْلِ﴾یعنی"وإلى سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔

"كما قال تعالىٰ"(جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے)﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ (الشوریٰ:10)۔﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (اور جس چیز میں تم لوگوں کا اختلاف ہو جائے)۔ وہاں پر تنازع تھا (جھگڑا) اور یہاں پر اختلاف ہے۔ دیکھیں ایک ایک لفظ کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہے کہ جھگڑے کی بات ہوئی ہے اختلاف کی بات نہیں ہوئی۔ اگرچہ جھگڑا اختلاف کے بعد ہی ہوتا ہے نا لیکن اختلاف کے لیے بھی الگ لفظ ہے تنازع کا بھی الگ لفظ ہے تاکہ کسی کو موقع نہ ملے کہ قرآن اور حدیث سے دوری اختیار کرے اپنے آئمہ کے قول کے پیچھے لگے اندھی تقلید کرے، نہیں! راستے بند کر دیئے۔﴿وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ﴾ اس کا حکم کس کی طرف ہے؟ إلی اللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

بعض جاہل کہتے ہیں إلی اللہ تو ہے لیکن إلی الرسول تو نہیں ہے۔ تو اچھا إلی اللہ سے کیا مراد ہے اس میں إلی الرسول شامل ہے کہ نہیں؟ شامل ہے۔ کس نے کہا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ ﴿وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (الحشر:7)،﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ

﴿وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ﴾(النساء:59)،﴿وَاِنۡ تُطِيۡعُوۡهُ تَهۡتَدُوۡا﴾ (النور:54)یہ کس کا فرمان ہے؟(سبحان اللہ)۔اور جو پچھلی آیت ہے﴿فَاِنۡ تَنَازَعۡتُمۡ فِىۡ شَىۡءٍ فَرُدُّوۡهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوۡلِ﴾۔

سب سے بہترین تفسیر قرآن مجید کی کیا ہے سلف کے نزدیک ؟قرآن مجید خود یاد رکھیں، چار اسٹپ ہیں، سب سے پہلے قرآن کی تفسیر قرآن سے، پھر قرآن کی تفسیر صحیح حدیث سے، پھر قرآن کی تفسیر آئمہ سلف کے اقوال سے، پھر قرآن کی تفسیر عربی لغت کے اعتبار سے (یہ ترتیب ہے)۔

توسلف کے اقوال عربی لغت پر بھی مقدم ہیں (سبحان اللہ)۔کیوں وجہ کیا ہے؟اگرچہ قرآن عربی میں نازل ہوا حدیث بھی عربی میں ہے کہ نہیں تو پھر سلف کے اقوال کیوں مقدم ہیں عربی لینگوتج پر؟ سلف عرب تھے یا عجم تھے پہلی بات یہ ہے؟ عرب تھے نا۔ تو عربی زبان کے ساتھ ساتھ ان کی ایک اور بھی اُن کی خصوصیت ہے ایک اور بھی شرف ہے وہ کیا ہے؟ صحیح سمجھ ہے صحیح فہم ہے۔قرآن وحدیث کو براہ راست سمجھا ہے کہ نہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحابہ کرام نے؟ پھر صحابہ کرام سے تابعین نے سمجھا ہے کہ نہیں؟ پھر تابعین سے اتباع التابعین نے سمجھا کہ نہیں؟تو عربی لغت تو بعد میں ہے انہوں نے لغت بھی اور لغت کے ساتھ صحیح سمجھ بھی۔

آج کتنے عرب ہیں دنیا میں نہیں ہیں؟! عربی میں پی ایچ ڈی کی ہوئی ہے ان لوگوں نے یا نہیں کی ہوئی پھر بھی غلطی کررہے ہیں کہ نہیں کررہے؟ کررہے ہیں۔تو صرف عربی کافی نہیں ہے ورنہ عرب سارے کے سارے آج آئمہ ہوتے اور ان میں سے کوئی بھی کرسچن نہ ہوتا یہودی نہ ہوتا سارے مومن ہوتے اور سارے پائے کے عالم ہوتے لیکن عجب بات ہے کہ عرب میں یہودی بھی ہیں کرسچن بھی ہیں، بے دین بھی ہیں سیکولر بھی ہیں، سارے ہیں۔نہیں ہیں؟!تو عربی کافی نہیں ہے۔ابو جہل عربی تھا کہ نہیں؟ابو لہب کیا تھا سمجھ لیا اس نے؟تو عربی لغت کے ساتھ صحیح فہم بھی لازمی ہے۔

"فما حكم فيه الكتاب والسنة"(جس چیز میں حکم آجائے کتاب اور سنت کا)"وشهدا له بالصحة"(اور اس کے صحیح ہونے کی گواہی دے دے کتاب اور سنت)"فهو الحق"((حق کیا ہے؟)جو فیصلہ کتاب اور سنت کر دے اور اس کے لیے گواہی دے دے صحیح ہونے کی وہی حق ہے)"فماذا بعد الحق إلا الضلال"(اور حق کے بعد صرف گمراہی کے سوا کوئی اور چیز ہے ہی نہیں(نا ممکن ہے حق اور باطل مل جائیں، ہدایت اور گمراہی مل جائے ممکن ہی نہیں ہے"فماذا بعد الحق إلا الضلال"))۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اختلاف ہے تم بھی ٹھیک ہو ہم بھی ٹھیک ہیں۔ نہیں نہیں دونوں ٹھیک نہیں ہو سکتے"فماذا بعد الحق إلا الضلال"!تنازع ہوا واپس لوٹایا اللہ تعالیٰ کی طرف (قرآن مجید کی طرف یعنی)، واپس لوٹایا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف (یعنی سنت کی طرف) نتیجہ نکلا کہ یہ قول حق ہے اسی کی طرف حکم دیا گیا ہے قرآن اور سنت میں اور اس کی صحت کی گواہی بھی موجود ہے قرآن اور سنت میں یہی ایک ہی حق ہے باقی باطل ہے جو اس کے خلاف ہے﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ﴾ جس میں تنازع ہو رہا ہے ہمارا جو اس کے خلاف وہ باطل ہے۔

جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بدعت ہے کبھی سنت نہیں ہو سکتا دکھا دیں کہاں پر گواہی دی ہے قرآن و سنت نے کہ جشن میلاد النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سنت ہے پھر ہم بھی کریں گے۔ کوئی ایک ہے ثبوت ہے کوئی؟ نہیں ہے نہ قرآن میں ہے نہ سنت میں ہے اور نہ ہی سلف کے اقوال میں سے نہ افعال میں سے ہے تو ہم کیسے دین سمجھ لیں اسے؟! تنازع آج بھی ہے، کل بھی تھا اور چلتا رہے گا۔

تنازع نہیں ہے کیا خیال ہے ربیع الاول کا مہینہ ہے جھگڑا ابھی تک چل رہا ہے کہ نہیں چل رہا؟ تاریخ گزر گئی ہے مہینہ اختتام کو پہنچا ہے اس کے باوجود بھی تنازع ہے۔ یہ آج کا نیا تنازع نہیں ہے یہ کئی صدیوں سے چلتا آرہا ہے اور چلتا رہے گا لیکن سوال یہ ہے ہم کہاں ہیں ہم کس گروہ کے ساتھ ہیں؟ تنازع ہوا ہے ہم اُس

گروہ کے ساتھ ہیں یااِس گروہ کے ساتھ ہیں جو گروہ کہتا ہے کہ قرآن اور سنت نے گواہی دی ہے تو یہی حق ہے یااس گروہ کے ساتھ ہیں جو کہتا ہے کہ قرآن و سنت میں اگر نہیں بھی ہے لیکن ہے تو اچھا عمل ہم کون سا کوئی شراب پینے کی محفل جماع رہے ہیں یا کوئی بدکاری کی محفل جمارہے ہیں ہم تو اللہ کے ذکر میں مصروف ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پڑھتے ہیں اس میں کیا غلط ہے ؟!

﴿فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ واپس ہم نے اس مسئلے کو لوٹایا ہے واللہ کہیں پر نہیں ملا نہ قال اللہ میں ملا ،اور نہ ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں ملا،اور اگر ملا تو کسی روافض کے عمل سے ہمیں جا کر ملا اگر تمہارے امام روافض ہیں تو جاؤان کے پیچھے لگو ہمارے امام ہیں سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اُن کے پیچھے چلتے ہیں (واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (21: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔